

ورنياز

باہمرو

۔

ترجمہ

۔

سردی مجاز



جملہ حقوق محفوظ بحق

مصنف د زلفی مرزا جہلم

باراول ایک ہزار

صفحات صفحات ۱۱۲

سرور ق

تفضیل فیاض

خاکے ۰ امین

خوش نویں

محترم رضا

طبع نوائے وقت پر نظرز۔ لاہور

قیمت ۳ روپے

مطبوعات ۶۲ ہم ساگر روڈ لاہور (صدر)

صوفیاں کے نام





یہ کتاب بیری پہلی کوشش ہے اور دیباچہ کی روایات سے،
محروم ہے۔ قدرت اللہ شہاب صاحب نے دیباچہ لکھنے
کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر جب انہوں نے وعدہ کیا تھا تو
وہ پاکستان میں تھے اور جب دیباچہ لکھنے کا وقت آیا تو
شہاب صاحب سفیر بنا ریئے گئے۔ اس کے بعد
ان کی گونیاں گوں مصروفیات کا سوال پیدا ہونا، یعنی
بات تھی۔

حضرت سلطان بائیوؒ کی پنجابی ایات کا اردو میں
منظوم ترجمہ میں نے اپنے لاڈے گھر اتی اور جملہ دستور
کے کئے پروردہ کیا تھا۔ یہ دوست اس ماہی دنیا میں
فقیر طبع ہیں، صرفیاً شے پشاپ سے اہمیں بے پناہ



عقیدت ہے - ان دوستوں میں زلفی مرزا، شیردل رانا
خاقان خاور، انور مسعود، عبد الرشید سعیدی، میاں عبد الرحمن
راجہ محمود اختر کیانی اور جبلی کرم فرماؤں میں ڈاکٹر حبیق مرزا
مرزا فضل حق، نواز ملک، سید عابد گیلانی، عمر بیز دیلوی،
حسن عسکری، ایعت آنی ملک، شاربھٹی، شمیم خاں، غفور
چودھری اور دوسروے دوست شامل ہیں۔

مجھے اس سے قطعاً انکار نہیں کہ یہ ترجمہ آج کی شامی
کے انداز کی نشاندہی نہیں کرتا۔ سلطان العارفین کے
جنبدات کو میں اپنے الفاظ کا جامہ پہنا کر مرد آج بکور میں بھی
ترجمہ کر سکتا تھا۔ مگر وہ کیفیت جو پنجاب کی بحرا در پھر ہو
کے صرف اثرات میں موجود ہے وہ مضبوط کو نئے الفاظ



کا جامہ پہن کر زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اور مچھر مجھے بھی تو ہو،
کے اثر نے ترجیب کرنے پر مجبور کیا تھا،

بعض کرم فرماؤں کا خیال تھا کہ میں ترجمہ اور پنجابی کی ابیات
کو پہلو بہ پہلو پیش کروں مگر ان کرم فرماؤں کو یہ معلوم نہیں کہ پنجابی
ابیات بھی اوزان سے خارج ہیں، میں نے بھی اگرچہ اسی لہر کو
اپنایا ہے اور یہ تو کامن کسی ایک مصروفہ میں بھی نہیں جپھر رہے
مگر ورنہ قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے۔ بعض الفندر
کی اولین صورتی، اعتبار سے اس وقت تک ورنہ کہ اعلان نہیں
کر سے گی جب تک ان کو پنجابی بولی تھوڑی کے انداز میں نہ سوس
صوت دا رہوں ہیں نہیں پہنچائے گا۔



حضرت باہو کا کلام ترجمہ کی جس اوس اور درود الجیز لہر میں پڑھا جاتا ہے دراصل وہی انسان کی رہبری جاتی ہے ہر دہ شخض جس نے حضرت سلطان باہوؒ کے کلام کا مطالعہ نہ کیا ہو وہ بھی ہوؒ کی صوت کے ناطے میں کچھ دیر کے لئے کھو جاتا ہے اور اپنے کردار کا خود مجاہد کرنے لگتا ہے۔

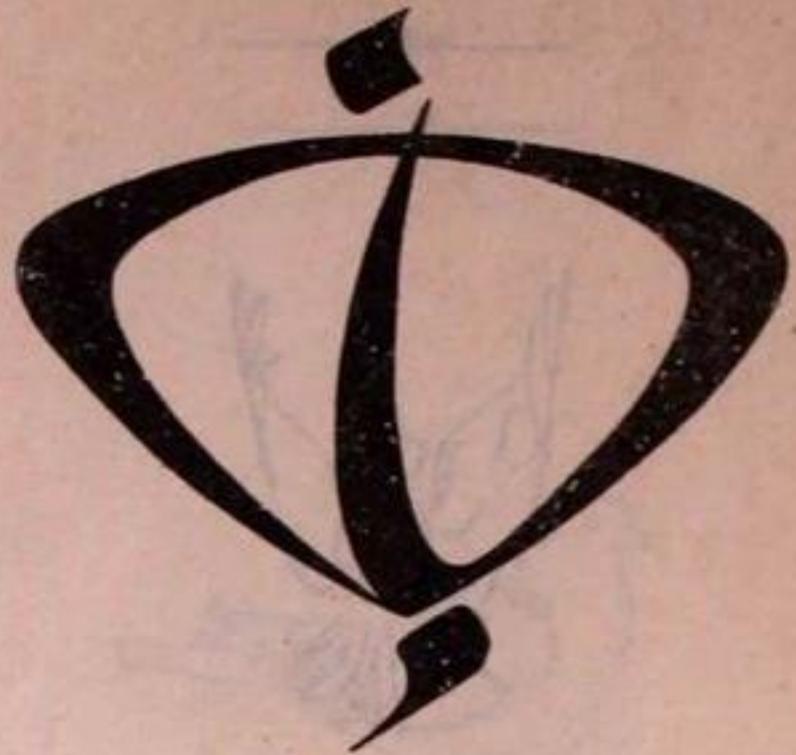
حضرت سلطان باہوؒ کے کلام کا مطالعہ کرنے سے قبل میں مادہ پرستی کا شکار تھا مگر مطالعہ کے چند ہی روز بعد میری زندگی کئی تبدیلیوں سے دوچار ہو گئی۔ میری سوچیں کیسے بدلتیں کلام باہوؒ صحت مند فہنوں کو عوامی خدمت کا جذبہ عطا کرتا ہے۔ ایک ایک لفظ میں محل استعمال کے اعتبار سے بے شباتی کا درس موجود ہے۔



آج کے دور میں جبکہ مادہ پرستی کا رجحان چھیڑا جا رہا ہے ،
لوگوں کی اصلاح کے لئے زندہ لوگوں کا فلسفہ یا ان کی سوچیں
اسنی موڑ ثابت نہیں ہو سکتیں۔ کیا اچھا ہو اگر ملک کے ادیب اور
شاعر صوفیا کی عملی زندگیوں اور ران کے فرمودات کو ایسی زبانوں
میں ترجمہ کر کے عوام تک پہنچائیں جو زبانیں علاقائی بولیوں کے
علاوہ ہر علاقہ میں بولی اور پڑھی جاتی ہیں۔

اس کوشش کے بعد ”بایہو“ کی دوسری اشاعت میں کچھ اور
ابیات کا ترجمہ اور ”ہو“ کی کیفیت میں ڈوبی ہوئی غریبیں پیش
کی جائیں گی — یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ ترجمہ شدہ
ابیات کو تصوری میں روپ بھی دیا جائے۔

صرّورِ مجاز



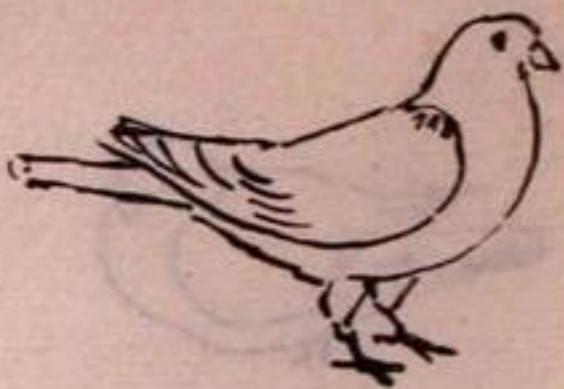
نہ تاج و نخت میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلشد ر کی بارگاہ میں ہے

سلطان العارفین حضرت شیخ سلطان باہمُو⁷ اولیائے کرام
اور مشائخ علام میں انتہائی برگزیدہ اور ممتاز ہستی ہیں آپ کامقاوم
تصوف کی زبان میں فنا فی اللہ بقانی ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں، یعنی سلسلہ نسب کے اعتبار
سے ہاشمی علوی اور مسلمک کے اعتبار سے قادری سروری ہیں
سلطان العارفین شیخ سلطان باہمُو اور زاد ولی اللہ تھے
نو عمری ہی میں انوارِ ذاتِ حق اور تجلیات الیہ میں استغراق اور
محبّت رہتی تھی، علم کے اس حصے میں آپ کے چہرہ انوار پر
معرفت اور ولایت کی علامات کا واضح اظہار موجود تھا۔ آپ کی



پیشانی مبارک میں بے پناہ فورانیت تھی، جسے دیکھ کر آپ کے زمانہ
میں بعض غیر مسلموں نے آپ کی زیارت سے بھی اسلام قبول کیا
اس سچمہ معرفت سے بے شمار طالبان حن کرا باطنی فیض ملا۔ یہ
مینار نور صلیع جھنگ کی تحصیل شور کوٹ میں پرستور روشن ہے،
اور آج بھی بھولے بھیکے سافر باطل کی گھبیڑیاں یکمیروں میں اس روشنی
سے استفادہ کر کے منزل حن کی جستجو کرتے ہیں۔

آپ کے والدہ محترم کا نام نامی اسم گرامی حضرت سلطان بازید
محمد قدس سرہ تھا جو اپنے دور کے انہائی صالح اور برگزیدہ
بزرگ اور خاندان نغیلہ کے منصب دار تھے، آپ کی والدہ محترمہ
بی بی راستی ولی کامل تھیں، آپ کی روحانی تربیت اسی مقدس
آنوش میں ہوتی چنانچہ پھپن ہی میں آپ کے روحانی تھالات
ظاہری دباطنی نقطہ عزوج کو پہنچ گئے۔
آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے باطنی تھالات کی دجمہ سے

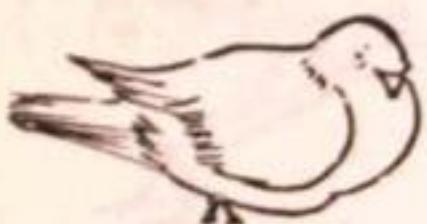


آپ کا نام با پور کھا بچپن کا ایک داقعہ آپ کی مادر زاد ولایت کا خصوصی
منظہر ہے کہ آپ رمضان المبارک میں سحری سے لے کر شام تک والدہ
ماہدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ باطنی طور پر آپ کی بیعت سب
سے پہلے اپنے نانا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ

فرزند خود خواندست مارا مجتبیٰ

اس کے بعد باطنی ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذریعے آپ کو غوث الطیلين حضرت شیخ بید عبد القادر جیلانی بغدادی
رحمت اللہ علیہ کے پسروں کیا گیا، جنہوں نے آپ کی باطنی اصلاح فرمائی
لیکن اپنی والدہ ماجدہ کے اصرار پر آپ ظاہری مرشد کی جستجو میں نکل
کھڑے ہوئے بالآخر تیس سال کی طویل اور صبر آزمادت کے بعد
آپ شاہ حبیب اللہ کی خدمت میں پہنچے جنہوں نے دیکھتے ہی
آپ کی عنظمت کو بجا پ لیا اور صرف اتنی رہنمائی فرمائی کہ مقام



فیض کی شانہ سی فرمادی۔ چنانچہ حسبِ ہدایت آپ حضرت پیر،
عبد الرحمن قادری دہلویؒ کی خدمت میں مدھی پہنچ کر لازوال باطنی
نعمتوں سے مالا مال ہو کر اور لازوال متبویوں سے اپنا دامن بھر کر
وطنِ مالوت میں تشریف لے آئے۔

علمِ تصوف میں ایک سورچالیس کتابیں فارسی زبان میں آپ
نے تحریر فرمائیں با وجد دیکھ آپ باطنی علوم کی تلاش میں ظاہری علم
حاصل نہ کر سکے یہ کتب تصوف کے موضوع پر مند کی حیثیت رکھتی
ہیں آپکی تحریر میں ایک ایسا خصوصیت یہ ہے کہ قاری پر پڑھانی کے
دوران ہی ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اکثر طالبان جس ان
کتب کے باقاعدہ مطالعہ سے ساحب منزل ہو جاتے ہیں، آپ
تاریخ دصالیم جادی اللٹانی ۱۱۰۴ھ بروز ۲۷ جمعہ ہے۔

فنونِ جنگ میں آپ کار و خدا سار ک تھا زگریم حبیب ارجمند تھیں
شور کوٹ سے ڈیل کے فاصلہ پر جنوبِ مغرب کی طرف داقع، مریب
خلائق ہے۔

دل کا دریا بھر سے گہرا کون دلوں کی جانے ہو !
 یہ سچ ہی بیڑے جھگٹے جھیٹ پر چپ پر باس پرانے ہو
 چودہ طبق میں دل کے اندر جیسے ختمے نانے ہو
 دل کا محرم ہی لبسا ہو اللہ کو پہنچانے ہو



ایاں کامل ہو گرتے را چھر تو بایار کو پائے ہو
 لُوں لُوں میں بیٹھا وہ خود ہی ذکر فنگر چھائے ہو
 ظاہر باطن میں وہ تجھ کو ہو ہو آپ ناٹے ہو
 اصل فقیر کی قبر تو باہو دامِ زندگ لگائے ہو



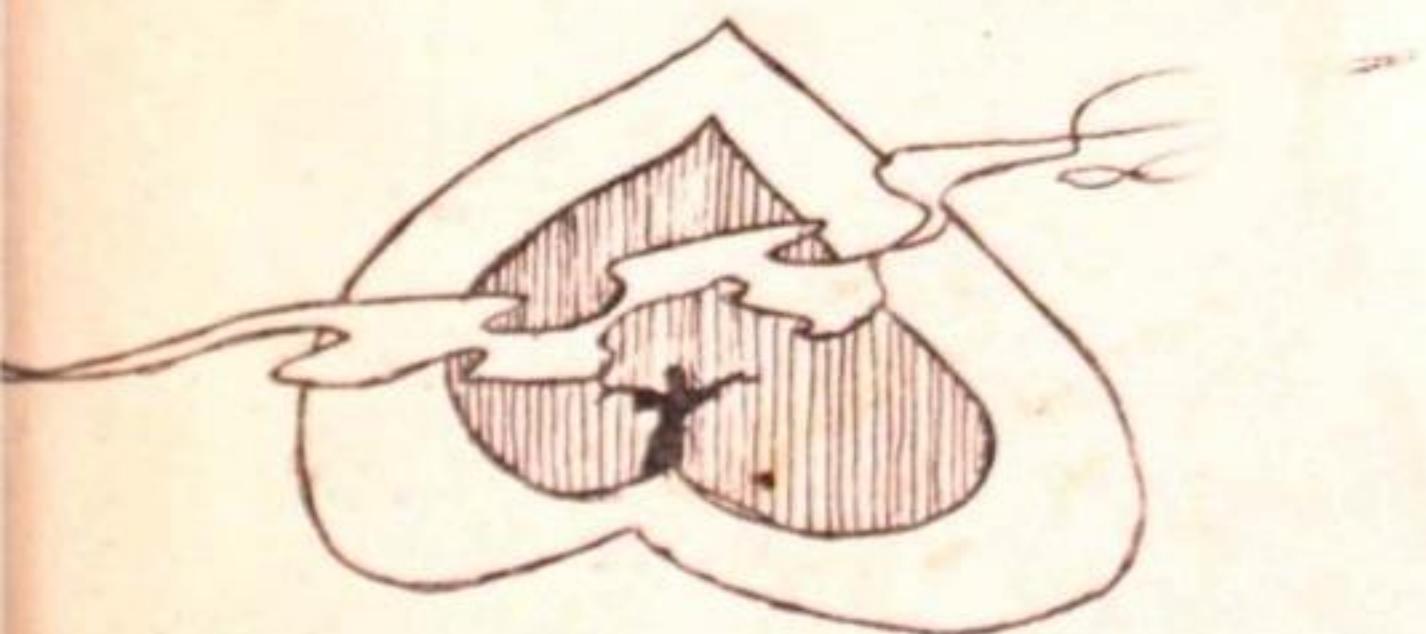
جیتے جی مر رہا ہو تو سگ فیروں رہیے ہو
 کر کوئی گالی طعنہ دے تو اس کو جی جی کیے ہو
 کوڑا کڑ پھینکے کوئی کوڑا بن کر لے یے ہو
 یار کی خاطر اس دنیا میں سب کچھ باہو سیے ہو



نفسِ اُمارہ کو مار و جو کت کہلانے ہو
 خون پسے اور چربی والا لفتمہ ہر دم کھائے ہو
 کون سے یہ بائیں پہلویں دل جو نام تباۓ مو
 بھوکا نزگا ہے یہ باہو والد سے رجائے ہو

پڑھ پڑھ علم کتابوں والا عالم ہو گئے سالے ہو
 عشق کا فقط نہ جانیں باہو لوگ بڑے سے چار ہو
 ایک زگاہ سے عاشق دیکھے لاکھ کروڑ مسار، ہو
 لاکھ زگاہ سے دنیا دیکھے دنیا پھر بھی ہاں سے ہو

پر چڑھ عالم دکھائے سب کو کیا تیری دانائی ہو
 دودھ اگر چہ ط جائے باہم کیا آئے بالائی ہو
 سونا ہاتھ میں لے کر بابا ہو ہاتھ نہ بد لے رائی ہو
 ٹوٹے دل جو راضی کر لے اس نے منزل پائی ہو



باہر دیکھوں ماہی کو وہ بُلھا اندر سینے ہو !
 مجھ دلوانی پر منتے ہیں لوگ بھی ہیں نابینے ہو !
 میں نے سب کچھ دل میں پایا جائیں لوگ یہد ہو
 میراں کا ارشاد ہے باہوں دل ہے لاکھ خرز بنے ہو



کیا بنداد کی باتیں باہم بھوکانے طے جس کے لکھیاں ہو
 میرے تن پر کپڑے جیسے درزمی کاٹے لیزاں ہو
 ان لیزوں کی کفنی پہنؤں جاؤں سنگ فقیران ہو
 پھر بنداد کے شہر میں مانگوں بولوں میراں میراں ہو



تُن کے سُونے شہر میں باہُو دل ہے ایک محلہ ہو
 ہونے دل میں لبس کر میری کی ہے خوب تسلی ہو
 سب کچھ میں سنتا ہوں باہُو ایک سوائے اللہ ہو
 ہو کا ورد نہیں تو دنیا بھیر دل کا ہے گلہ ہو



ملا حافظ کریں تکہر لوگ بچارے پیدھے ہو
 بخلوں میں یہ داب کتا پیں جھانمیں گلیاں کھوچے ہو
 دعوت دیکھیں جہاں مرغ ندیں لگائیں دیرے ہو
 یپھ کمائیں کھایں باہو ووجہ کے ٹھکرائے ہو

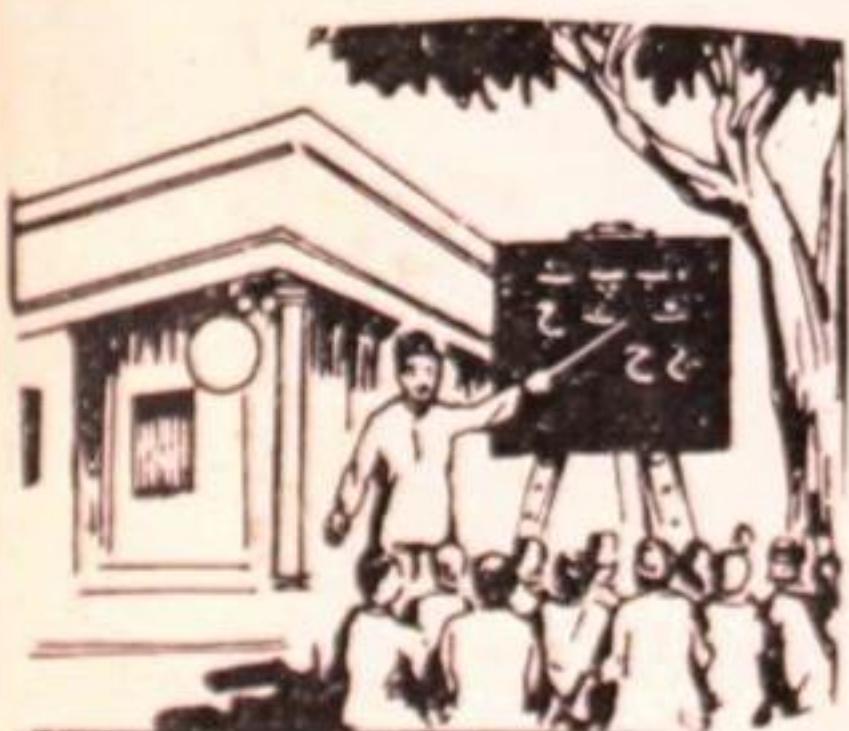
لایح جن میں دنیا والا ڈو بے اُن کی کمشتی ہو
ترک اگر ہو دنیا باہم پائے راہ بہشتی ہو

کوئی مرشد اور نہ طالب دنیا ہے پیشتی ہو۔

نفر کار سہ تدوڑ پرے ہے حرص ہے دنیا ساری ہو۔



بَتْ پُر حنے والا باہو فاضل ہو گا کیسے ہو،
 جس نے لفظِ حقیقت پایا بخت اُسی کے اوپر ہو
 ہفت انلاک کریں جگ روشن پھر بھی خلمت ناچے
 ہو حق کی قنیل نہیں تو سارے علم ہیں قصے ہو



۲۰

سر قربان اگر تو کردے پار لیکا نہ پائے ہو
در مز حقیقت کو پہچانے ہو ہو سدا پکائے ہو
راسم حقیقت پڑھے ہدیشہ دم پر قید لگائے ہو
جب توزات میں گھل مل جائے باہم پھر کہلا ہو



نفل نمازیں کام زمانہ، صدقہ، روٹی روزہ ہو
 ملتے وہ جاتے ہیں باہر گھر سے ہوں جو بھجو ہو
 اونچی بانگلیں دینے والے نیت کے ہیں کھوئے ہو
 اس کو کیا پردہ ہو باہر گھر میں عشق جو لوئے ہو

عشق پڑھائے مشکل باقی دین سے وورہاۓ ہو
 چھوڑ تھا کو فاضی بھائیں عشق سزاد لوائے ہو
 لوگ بچائے کریں نصیحت ان کو سمجھونہ آئے ہو
 ان کا مرنامشکل باہم صاحب جنہیں بلاۓ ہو

بے ادبوں کی ایک نشانی دو عالم کے راندے ہو
 پاک کہاں ہوتے ہیں باہر ہو یہ مٹی کے جوانڈے ہو
 روزِ اذل کے کھیر سے باہر کیسے ہونگے رانجھے ہو
 ہو سے جو دل خالی ہو وہ در در مکر سے مانگھے ہو

شور بھی شہر میں رحمت ہے گریا ہو کے من بھائے ہو
 باغ کا ہر اک بوٹا جیسے طالب کا کہلاتے ہو
 رحمت کے نظاروں میں وہ جو جاتے سوپا ہو
 باہو یا فقر دہی جو گھر میں یار و کھائے ہو



ایسی خاک فیقیری ہے جو سو لوگ جگائے ہو
 خشک کرے جو پہلے دریا اور مچھر پار لگائے ہو
 ڈال مصلی طوفانوں میں عابدِ محی کہلاتے ہو
 اصل فیقیری وہ ہے باہمودل میں وست بسا ہو

تواب جاگ نہ جاگ فیض آخڑ دھونڈ جگایا ہو
 آنکھیں موندھ کے گر دل جاگ کے پھر کیا مطلب پایا ہو
 یہ نقطہ آسان ہوا تو سارا بھیسید سنایا ہو
 مجھ بھی کو مرشد نے ہی باہم راہ دکھایا ہو



اہلِ درد کی آئیں باہم کوہ دسنج گرائیں ہو ،
 زہری ناگِ محی ان آہوں سے بھاگ زیں میں جائیں ہو
 ان آہوں سے چرخ سے باہم تارے بھی چھڑ جائیں
 عاشق ان آہوں سے لیکن خوف نہ سرگز کھائیں ہو



وہ ہندو ہیں اور نہ مومن کریں نہ ہرگز سجدہ ہے ہو
 ہر اک سانس میں اللہ دیکھیں قضا نماز نہ بیٹے ہو
 دا نا تھے دیوانے بن کر سچے دل تک پہنچے ہو
 ان پر با ہو صد وہ جوشن کی باڑی رہ جتے ہو



گر منظور حضور نہ ہو تو خاک نماز اذانیں ہو
 روزے نفل گزار سے تو اور جاگ کے کاٹتے ہیں ہو
 قلب حضور میں گرنہیں حاضر ہیں بے سود زکو میں ہو
 باہم یار بغیر فنا کے بے تاثیر ہیں باہم ہو

وہ دل جس نے عشق نہ پایا اس میں درد نہ کوئی ہو
 عشق حضور سے خالی ہے تو کیا جانتے دل جو کی ہو
 اس دل سے تو تھرا چھا جس میں غم دلت سوئی ہو
 دوست ملے کیا اس کو جس میں عشق کی دلت کھوئی ہو



دم ہی دشمن دم ہی ساجن دم کے سارے جگڑتے ہو
 دم کی خاطر عمر گنو اپنی چوپ بنے گھر گھر کے ہو
 قدر نہ جانیں الفت کی جونا محرم ہیں دم سے ہو
 کھائیں نہ ہر گز دھکے باہو طالب پسے در کے ہو

کچھ جاگیں کچھ جاگ نہ جانیں جاگے سارے سونے ہو
 کچھ سوہی و اصل ٹھہرے کچھ جاگے کھپتا نے ہو
 گھلو جاگے تو کیا حاصل جس کے سانس پیں الٹے ہو
 صدقے اُس کے باہر جس نے کوئی پیار کے جو ہو

بیں بد صورت دلپر پایا کیونکہ اس کو مجاوں ہو
 آئے نہ میرے گھر میں ہرگز کیسے پاس بلاؤں ہو
 دولت پاس نہ حسن میسر کیونکہ مایر مناؤں ہو
 یہ دکھدار ہے گربا ہو روکو مر جاؤں ہو

میں کلمے کے ساتھ پیا ہی اس کے ساتھ نہماں ہو
 کلمے نے ہی کیا جنازہ قبر بھی خوب سجا لی ہو
 کلمہ کھولے درجت کا دل کی کرے صفائی ہو
 اُس کا مژنا مشکل با ہو جو صاحب کے آنے ہو

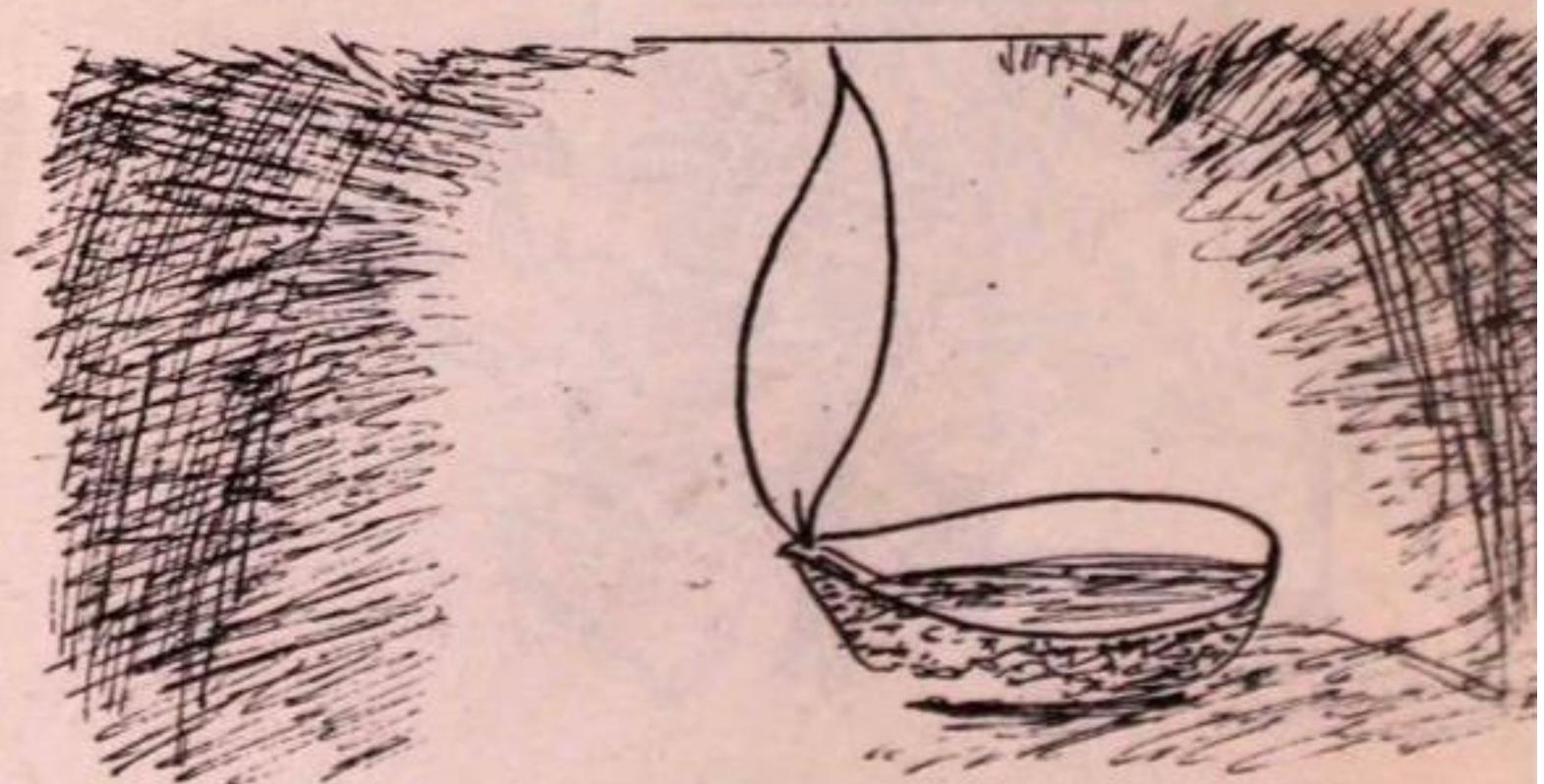
نمک گھے زہد میں سا لے زاہد پر چپر حلف نازیں ہو
 غرق ہوئے وحد میں عاشق حق سے ساری بیانیں ہو
 شہد میں قید ہوئی جو محیٰ لیکی دو راڑا نیں ہو
 جن کی مجلس ساتھ نبی کے سا لے راز وہ جانیں ہو



سونے تن میں آگ لگائی دکھنے روگ لگائے ہو
 کول بن کر گوک رہی ہوں اللہ میں ہم برسائے ہو
 بول پسیبی ساون رہی یونہی بہت نہ جائے ہو
 باہو بار کو وہ پائے جو ثابت قدم اٹھائے ہو

علم میں ہوتا دین اگر تو سر کیوں نیز پھر ہتے ہو
 بے انداز جو عالم گزرے ایک حسین پر مرتے ہو
 گز نظر پی سروار پہ ہوتیں کیوں پھر خبیے جائے ہو
 بیعت لگر کر لئے باہم پانی بند نہ کرتے ہو

اندر باہر ہوا ہی ہو ہے باہر کہاں ملے گا ہو
 ہو کا داع مجست والا ہر دم ساتھ جلے گا ہو
 دیکھ کے روشن ہو کی شمع بھاگے دُور اندر صراہو
 دو جگ اس کے خادم پاہو جو عامل ہے ہو کا ہو



اللہ پر طھر حافظ کھلا یا ختم ہو اہم پردہ ہو !
 پر طھر پر عالم فاضل تھہرا پھر بھی طالب کا ہو
 لاکھ کتا بیس پڑھنے پڑھنی نفس کا سحر نہ ٹوٹا ہو
 را سے فقیر، ہی مار بآہو یہ تو چور ہے گھر کا ہو





لوگ بھی کتنے بھوپیں جو فر کو سمجھیں طیرا ہو
 چٹکی بھرٹی بھی دالیں دھیر بنا میں اونچا ہو
 مرکر ہی کھلاتے باہو مرنے والا اچھا ہو
 اللہ کی درگاہ میں پا ہو عامل پا میں رتبہ ہو

اللہ والا بُوٹا من میں مرشد نے مہکایا ہو ،
 آب نفی اثبات کا اس کی رگ رگ میں پہنچایا ہو
 مشک مچائی دل میں اس نے کھلنے پر حب آیا ہو
 سدا جئے وہ مرشد باہر ہوئے پھول کھلا یا ہو



ان کو خواب نہ آئے ہرگز جو میں اللہ والے ہو
 جیسے باغ میں چھولا پوٹا طالب سدا سنبھالے ہو
 رحمت جس کے ساتھ ہواں کیا گرمی کیا جاڑ ہو
 باہم و اصل فیصر وہی جو گھر میں یار دکھائے ہو

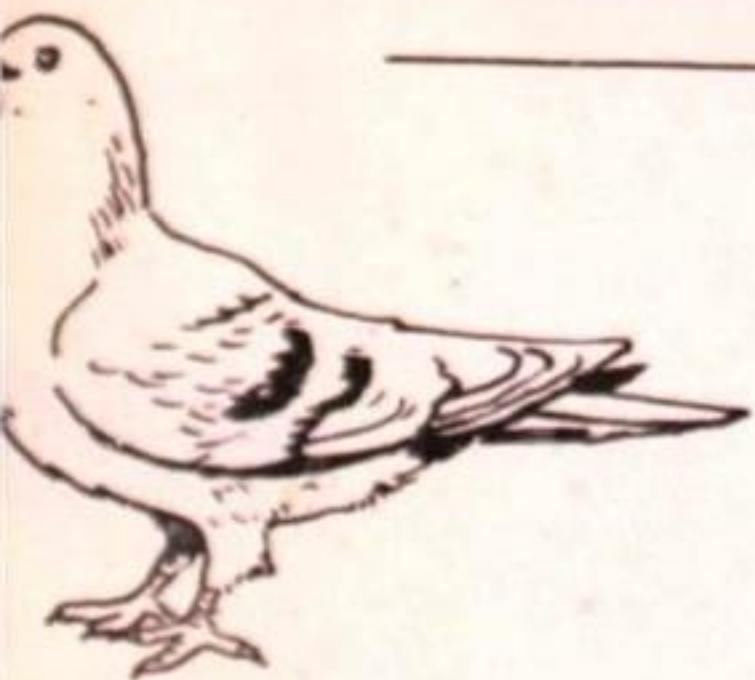


محنت کر کچھ حاصل ہو گا عمر ہے چار دنوں کی ہو
 سودا کرتے رہئے جب تک بندہ ہو یہ بھی ہو
 دل پائیں گا جہاں مرادیں موت وہاں پہنچنے گی ہو
 سادھوں چوروں والی باہم پار لگے یہ کشتنی ہو



قطب و غوث میں پچھے سالے عاشق جائیں آگے ہو
 جس منزل کو عاشق پنچھے غوث و ماں کب پنچھے ہو
 عاشق و صل میں میں ہمیشہ دور میں دیرے ہن کھے ہو
 دُنیا اُن پر صد بامُوذات میں جو روح پیچھے

قتل جو مشوقوں کے مانیں وہ عاشق ہیں سچے ہو
 عشق نہ چھوڑے ہرگز لیکن سوتلواریں توٹے ہو
 راز جہاں ہوں ماہی کے بس یہرے ڈھے وہ
 سر جائے تو جائے باہم تو لیکن راز نہ کھولے ہو



دے کر مال و جان کی دنیا لے لے یہ فقری ہو
 دین لٹانا اس دنیا پر خاک ہے الی بیری ہو
 فقر ملائے صاحب سے تو کیوں کچھے دیگر می ہو
 سلطانی بھی چھوٹی باہنو شہ میراں کی میری ہو

باندھڑ میں پر چینکا ہم کو عرش سے فرش کرایا ہو
 لھر سے بے گھر ہو کر ہم نے لکھا تھا سو پایا ہو
 اے دنیا بس چھوڑ دے ہم کو اب تو جی گھرایا ہو
 دُور وطن سے میں ہم باہو ہر دم غم کا سایا ہو

دے کر بنسی لیا ہے رفناکس نے دیا دلاسہ ہو
 عمر تو الیسی چیز ہے جلیسے پانی پڑا تباشہ ہو
 تینگ لحد میں کرو کیسی کیسے پہلے پالسہ ہو
 صاحب باہو سب پوچھ دیں گے رفتی تو لہ ما شہ ہو

مرشد ایک نار ہے یعنی ڈال کٹھائی گالے ہو
 باہر لا کر خوب بناتے جھو مر بند بالے ہو
 کان میں خوبیاں کے تسبیلے کھڑا ڈال اچا ہو
 نام فیقر ہے اُس کا باہر ہر دم دو سنبھالے ہو

دامن چاک ہے اور پرانا مشکل اس کا بینا ہو
 کوئی مردی ہی پہنچانے روگ ہمارے دل کا ہو
 خود غرضوں کی ذیادتی محروم کوئی نہ پایا ہو
 چلے اس رستے پر باہم بھاگ کے جس سے دنیا ہو

علم بغیر فقری گویا کافر ہے دیوانہ ہو !
 صدیوں کر سے عبادت لیکن مچھر بھی سے بیکانہ ہو
 غفلت کیا کھو لے گی پر دے دل جاہل ہبت خانہ ہو
 صدقے باہموں پر جن کو حاصل یار بیکانہ ہو

پانچ محل تو پانچوں روشن کہاں پر غجلاؤں ہو
 پانچ ہی مہر تو پانچ ہی مشتی حاصل کہاں چکاؤں ہو
 پانچ امام تو پانچ ہی قبلے سر کو کہاں جھکاؤں ہو
 باہو صاحب گر سر ناگیں جان سدقتے جاؤں ہو



گرد غبار اندھیر پچائے راہ میں لاکھوں خطر ہو
 سائیہ زلفِ معنبر میں یہ آب حیات پر جسمے ہو
 مثلِ سکندِ دھویں عاشق بے آرم از ل ہو
 خضرِ نصیب یہیں جن پا ہو وہ کیور میں پایا ہو



و گُم سُم سَرَب صاحب کے اصل نہ جن کا کوئی ہو
گندم کھا کھا بیر ہوئے ہم اب سے بات از ل کی ہو
جیسے بلبل باغ میں تر پے پوں حبیلوں میں لی ہو
چھوٹے اب یا رکھے پا ہو ہے امید کرم کی ہو



طالب بن کرہ پڑھ طالب ہو اس کو سی لس گا ہو
 دامن گرہادی کا تھامے خود ہادی بن جا ہو
 کلمے کا تو ذکر کرے اور اس کے ساتھ نہایت ہو
 اللہ تعالیٰ کو پاک کرے گردات کا اسم مکا ہو

جن کی جان ہے گڈری میں وہ آدمی را کو جائیں ہو
 یار کی یادیں نہ نہ اڑایں انہی سے دُور ہی بھائیں ہو
 اندر حق کی جوتو، ہم کھڑے ہی راتیں کاٹیں ہو
 گوشت نہ پوگر تون پر بابا ہو ہڈیاں کریں گی باتیں ہو



اتنی رہے پلید یہ دنیا جتنا اس کو دھوئیں ہو
 عالم فاضل اس کی خاطر جس جادیکھور دین ہو
 اس کا لایحہ ہے کچھ ایسا مل بھر لوگن سوئیں ہو
 ترک جنہوں نے کردی باہم تو کلیاں ہار پڑ دین ہو



وحدت کا دیدار کیا اور ہو گیا خود ہی فانی ہو
 قرب وصال کی منزل کافی ہر جا وحدت بکھی ہو
 وہاں نہ غشنق محبت مانگے وہاں نہ جھگٹر اکونی ہو
 ہو ہی ہو ہے چاروں جانب دل ہے نیا ہو کی ہو



مذہب کے دروازے اوپنے تیگ خدائی رشتہ ہو
 مل جائیں گر پنڈت ملا بہتران سے بچنا ہو!
 سوسو روپ بدلت کر کلیں حیرت میں ہے دنیا ہو
 ایسے دلیں رہیں چل با ہو کرے نہ کوئی دعویٰ ہو



پیسح کا تو کبی مٹھہ ردم سے دم الجھائے ہو
 دل کا منکار ایک نہ پھیرے مالا جپتا جائے ہو
 دنیا تجھ کو راستہ آئے لینا تجھ کو مجھائے ہو
 شگھ دلوں میں رہ کر بامہ عمر کو کون گنو ہو

دُور ہے کا جب تک خود سے تب تک یاد پائے ہو
 بے بہرہ ہو شرطِ فنا سے نام فقیر باتے ہو
 موت سے پہلے الفی کو تُون پر کیوں لٹکائے ہو
 باہُوا صل فقیر وہی جو جیتے جی مر جائے ہو



پڑھ پڑھ علم مشائخ ٹھہر کے ہائے عبادت ان کی ہو
 اندر جھکی لھٹتی جائے تన کو خبر نہ کوئی ہو !
 بن مولا کی سکھیا ہو جادھو دل سے دُرمی ہو
 چور نہیں جو جگئے با ہو اللہ ان کا حامی ہو

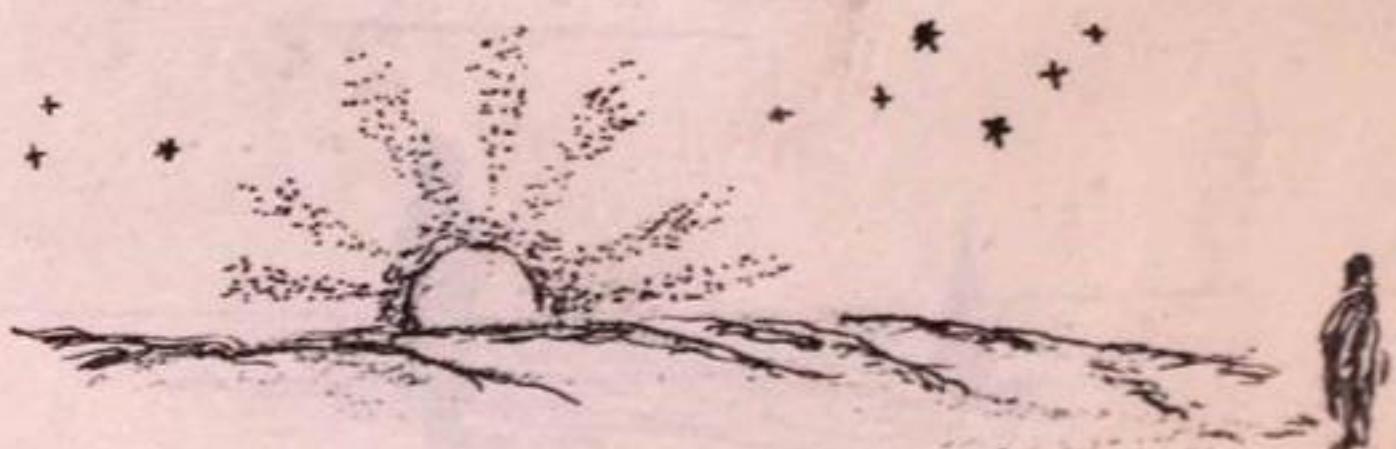
ملتی ہے پھر جلد فیرمی عشق تپہ جان کو ہائے ہو
 عاشق شیشہ نفس مر قبی جان اسی پروارے ہو
 خود نفسی یہ جھکڑے جھیئے پھینک دسر سائے ہو
 حاصل ہو گا مرکر بابا ہو تو کیوں سایہ آتارے ہو



میں ہوں بے حد عاصی میری لاج وہی لس کچھے ہو
علم پڑھیں اور کریں تکہ راس جانشید طاں جیسے ہو
لاکھوں کوڈر دو ناخ لاک جنت سے بھی روکھے ہو
محبووں کے آگے باہو کھال عشاون کی اتر ہو

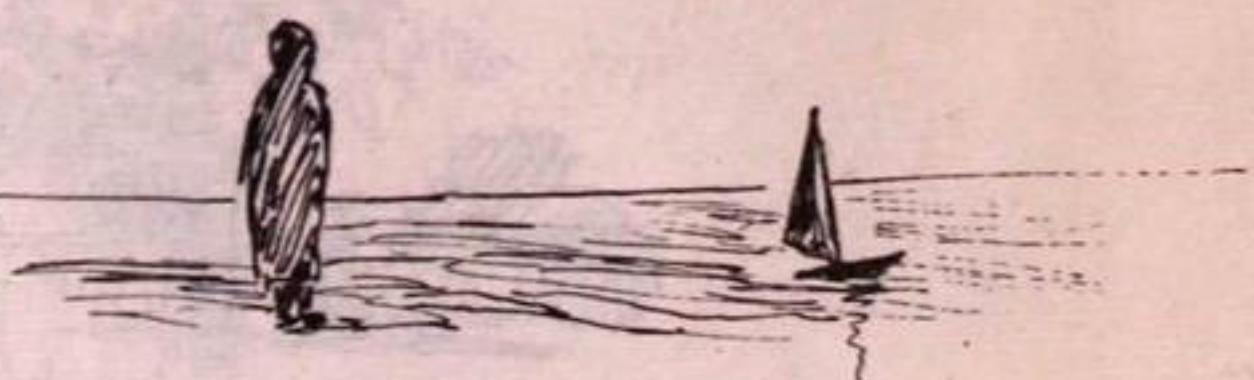
اہل درد کی دھونی دیکھو کوئی نہ ڈرتا یوں کے ہو
جو محروم ہواں آتش کا پاس وہی بس بیٹھے ہو
وہ تلوار نہ اٹھے ہرگز جو نہ کا سرد بیکھے ہو
لڑکی ہے دھن غیر کا باہم سدا نہ بیٹھے میکے ہو

اب اے چاند تو روشن ہو جاڑھوٹر ہے میں تار ہو
میلوں میں اب پھریں اکیلے العلوں کے بخار سے ہو
کوئی نہ ہو گا ایسا رہی تسلکے جس سے بخار سے ہو
تالی مار کے چھپر نہ ہم تو خود میں اڑنے والے ہو



سار ان گرائیں ہوئیں پھر بھی مرشد کیھوں ہو !
 لوں لوں میں ہوں سوائیں اک مندھوں اکھوں ہو
 اتنے پڑھی صبر نہ آتے اور کہیں پھر بھاگوں ہو !
 مرشد کے دیدار کو باہوں حج کروڑوں سمجھوں ہو

تب چھوٹے گی دنیا بھی جب فقر ملے گا خاصا ہو
 تارکِ دنیا ہو جائیں گا ہاتھ میں ہو گا کاسہ ہو
 نوش کیا دریا یے وحدت پھر بھی کہے پسایسا ہو
 لوگوں کی نظروں میں با ہو فقر ہے ایک تماشا ہو



علم ہدایت سے خالی ہوں ایسے ہادی جھوٹے ہو
 سر دے کر حق حاصل ہو تو پھر کیا موت کچھ کھٹکے ہو
 پیر ملے پر پیر نہ جائے ایسے پیر نکھٹے ہو
 وہ مرشد بھی کیسا باہم ہو جوار شاد نہ سخن شے ہو



جو دل غافل وہ دل کا فرمرشد نے فرمایا ہو !
 ایک سخن پر کھل گیئیں ممکن ہیں دل میں اسم بسایا ہو .
 جان خدا کے نام لگادی ایسا عشق کھایا ہو
 موت سے پہلے مر کر بابا ہو مقصد ہم نے پایا ہو



جو دل چاہے پائے نہ ہرگز آس نہ ایسی ماندھے ہو
 دوست نہ دیں گے دل کا دارِ عشق نہ باگیں پھریا ہو
 اس میدانِ محنت میں ہیں ہر اک گام پہ کھیڑے ہو
 میں قربان ہوں ان پر بابا ہو جن کے آگے ڈیرے



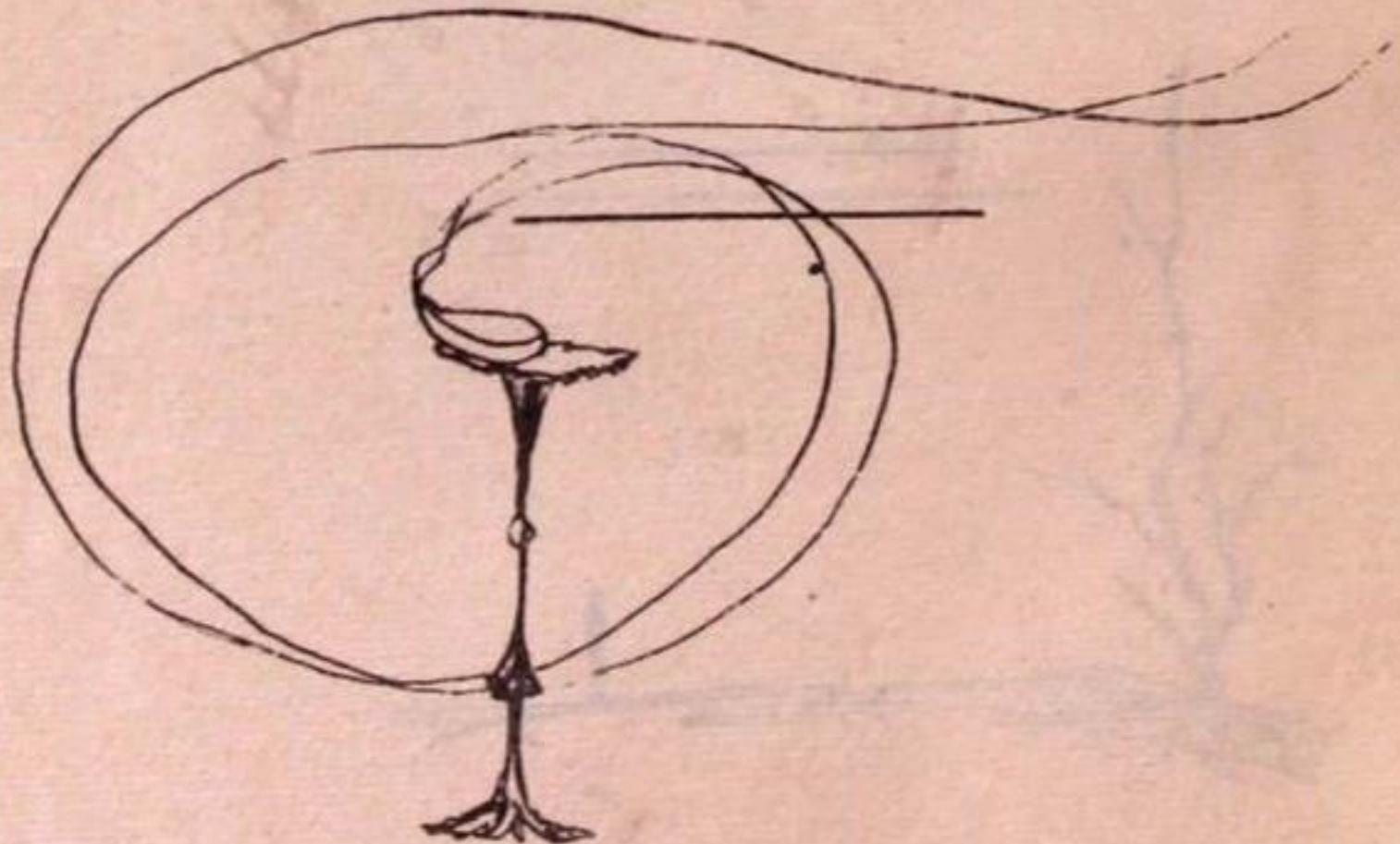
دل کا درد ہے دل کے اندر بولوں تو دل گھاٹل ہو
 حال ہمارا وہ کیا جانیں جو ذنسیا پر مائل ہو
 عشق کا ایک سمند ہے جو رہتا ہے لب حاصل ہو
 حاصل قرب نہیں ہے باہونام پہ میں ہم مائل ہو



فقر کا رستہ دمور پرے ہے دہاں نہ کوئی پہنچے ہو
 دہاں نہ علم معلّم کوئی اور نہ قیضے قصے ہو!
 دنیا ہے اضام پرستی کوئی نہ اس کو ترے ہو
 فقر میں باہم موت ملے تو ختم ہوں سارے حبکڑے ہو



ماہی نے جو آگ لگائی اس کو کون بجھائے ہو
 ایسے عشق کو میں کیا جانوں در در پڑا جھکا ہو
 سوئے اور نہ سو دے پھر سوتے آن ج رکھائے ہو
 اس پر صدقے باہم میں جو بچھڑے یار ملائے ہو



دریاۓ الفت میں ہر دم پا مراد نہ رہے یہ ہو
 مون جہاں ہو غنیط غصب کی پاؤں میں پردھرا گو
 دیکھ کے سونے بخرا دیلے آخر پھر کپوں دریے ہو
 تب ہے نام فیقر مناسب جب مطلب پر مرتے ہو



عمشت سمجھ کر سہم کو نتوں جنم کر دل میں ملیٹھا ہو
 نق卜 لگانی سینے میں اور ڈھایا دل کا کوٹھا ہو
 اندر جھانک کے یکھا جب تو دل کو پایا تنهہا ہو
 کامل مرشد ہو تو بہو ہو گئی خوب تسلی ہو !

میراں جی کے طالبِ جگ میں دکھنے پڑیں ہو
 جن کے من میں عشق کا ڈیرا وہ متوا لے جھو میں ہو
 شوق ہو جن کو ملنے کا وہ خوشیوں کے سگ طبیعیں ہو
 باہو دو جگ اُن کے یہیں جو حق کی مالا پھریں ہو

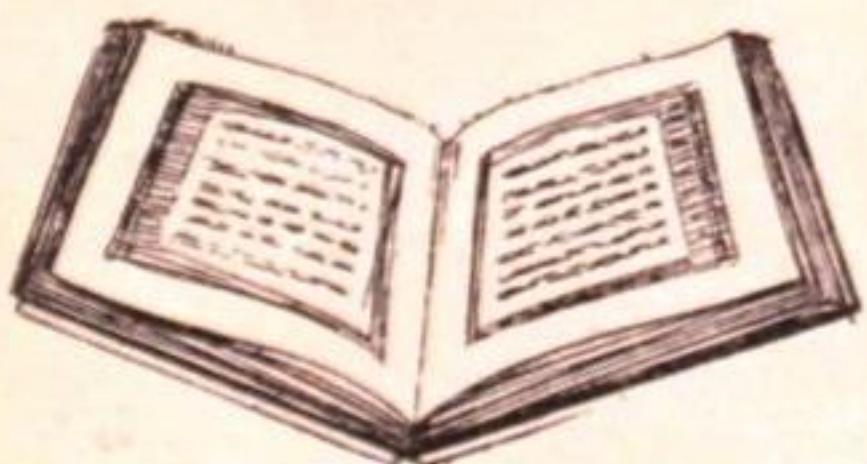


عشق ہمیں محض سمجھ کر تنا پھرے چڑھائی ہو
 جس جادیکھا عشق ہی پایا خالی جگہ نہ پائی ہو
 میرے کام مرشد نے کیا دل پڑتاک لگائی ہو
 صدقے باہواں کے جس نے بخشش بھی خدا نی ہو

اول آخر دیکھا ہم نے لاکھ تماشے گزئے ہو
 دل کے چودہ طبق میں دیکھو آگ بسے جھرے ہو
 جن کو حاصل حق نہ ہوا وہ دو عالم میں اُجڑے ہو
 غرق ہوئے وحد میں عاشق دیکھ کے باہم جھرے ہو

نفس بے سیدھا سادھ ہو تو پھر ہے پار ہمارا ہو
 جو اس کا دشمن ہواں نے غالی رتبہ پایا ہو
 عابد زاہد سب ججک جائیں دیکھ مرغناں مکڑا ہو
 فقر کی منزل مشکل با ہو بہرستہ ہے ٹیر ڈھا ہو

وہ نہ عرشِ معلّی پر ہے اور نہ خانے کبھے ہو
 وہ نہ ملے کتابوں میں نہ محابوں میں بلیچے ہو
 چہپہ چہپہ دھونڈا میں نے گنگا تیرتھ دریکھے ہو
 جب سے مرشد پایا با ہوسار قصے چھوٹے ہو



ایک پلید جنود ہے دنیا پاک نہ اس کا جامہ ہو
 جس کے گھر میں دنیا ہے بس لعنت اس کا جننا
 حق کی راہ سے موڑے اور یہ فکر سے کرے کنار ہو
 پسچھیں باہم تو اس کو تین طلاقیں زیبا ہو

میں عالم ہوں اور نہ فاضل مفتی اور نہ قاضی ہو
 دل میرانہ دوزخ مانگے اور نہ جنت خواہی ہو
 تینس نہ روز سے رکھے میں نے اور نہ پاک نمازی ہو
 باہم تو ایک وصال بنالے دنیا ہارہی، بازہی ہو



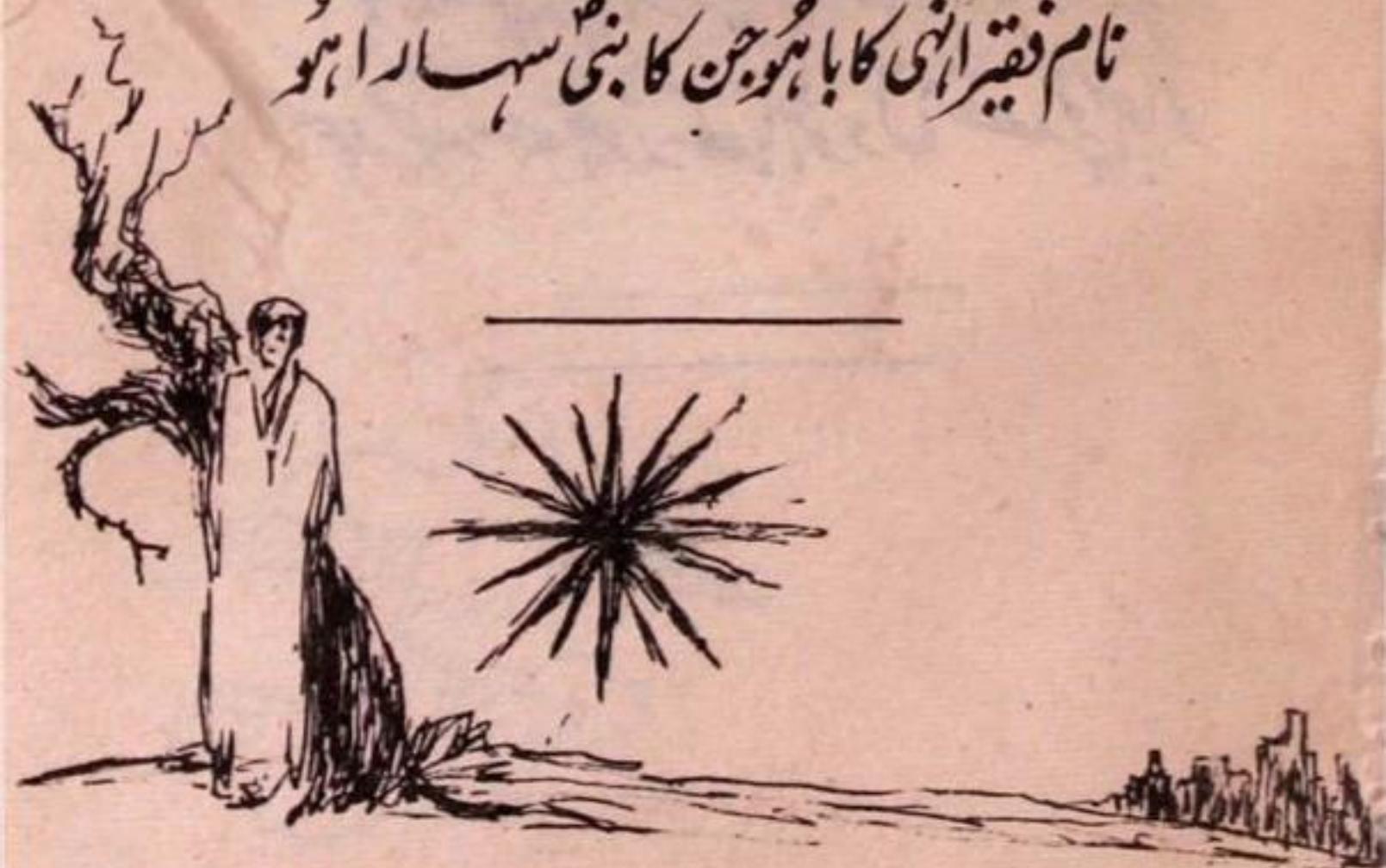
وحدت کے دریا میں عاشق ہر دم ماریں رہی ہو
 غوطہ مارن کا لیں مو قی اپنی اپنی باری ہو
 درستیم ہے ایسے جیسے چاندنے مانگ سنواری ہو
 بھریں خراج نہ ہرگز باہو نو کر جو سر کاری ہو



طالب غوث الاعظم والے مانے کجھ نہ ہوں گے ہو
 جن کے من میں عشق سیاپار ہیں سدا وہ روتے ہو
 ملنے کا ہو عشق جنہیں وہ آئیں خوشیاں لیتے ہو
 دو جگ میں خوش بخت ہیں با ہو اللہ اللہ والے



جو محتاج نہیں دنیا کے اُن کا فقر تارہ ہُو
 نظر بیس جن کی کامل ہوں وہ کیوں باریں پھر بارپا ہُو
 دوست ہو جن کا حاضر دم ان کا دشمن ہارا ہُو
 نام فقیر انہی کا با ہو جن کا بھی سہارا ہُو



دل کے کالے پن سے صاحب بہتر ہے منہ کا لا ہو
بایار بھی پہچانے جب ہو منہ کا لا دل اچھا ہو!

طالب بن کر سمجھیے ہو تو بایار دکھائے جلوہ ہو
مسجد سجدے سے چھوڑ کے باہم دل مقصد کو پہنچا ہو

دو عالم کی خوشیاں بخشنے وہ مرشد کہلاتے ہو
 دنیا کا غم دُور کرے اور حق کی راہ دکھاتے ہو
 کلروالی اس مسی کو چاندی اصل بنائے ہو
 اندھے مرشد کو تو باہم ہوتی ندی بہاتے ہو



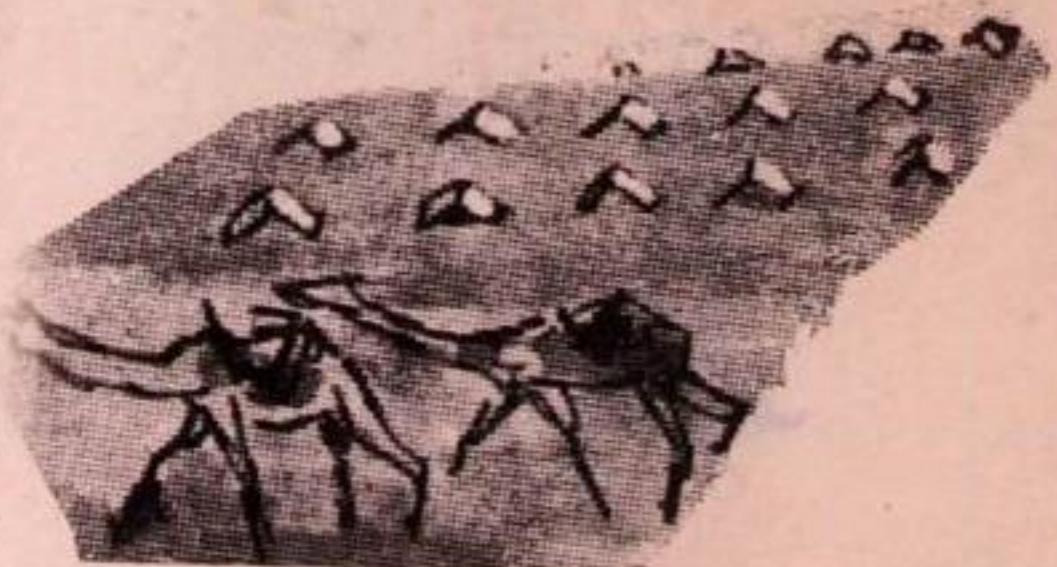
حکمِ است سُنے یہ دل تو جاں بیک پکارے ہو
 حُب وطن ہے غالبِ الیٰ پل بھرنیدن آئے ہو
 ظالم رہن ہے تو دنیار و کے حق کے رستے ہو
 کیا مقبول ہوشی کو تور و لے دھاڑ پچھیے ہو



مذہب کے دروازے اونچے فقر کارستہ چھوٹا ہو
 جانے والے چھپ کر جائیں عالم روکیں رستہ ہو
 پتھر اینٹیں روڑے ماریں دل پتھر ہے ان کا ہو
 عاشق پائے بات کو باہو کیا جانے یہ دنیا ہو

جب سے کاسر میں نے پایا پائی بے پرواں ہو
 مرشد کا ارشاد نہیں تو جاگ کے عمر گنوائی ہو
 سجد کر کر راتمیں کامیں دن کو نیند پراں ہو
 جھوٹا تخت جہاں کا باہم تو سچا تخت خداں ہو

گر پالان پرانے بھی ہوں کب چھپتے ہیں نازمی ہو
 ضرب لگا کر دل میں ملٹھا کھیل گیا اک بازمی ہو
 دل کی دنیا کھو دیتے ہیں تیرے نہیں نیازمی ہو
 پاہوان سے کیا شکوہ جو بھول چکے دمسازمی ہو



روشن ہو جا چاند کہ تائے ذکر کریں سب تیرا ہو
 چاند تو لاکھوں نکلیں لیکن یار بغیر انہ صیرا ہو
 جس جا چاند ہمارا نکلے کیا پھرہ ہو تیرا ہو
 عمر عبارت جس سے با ہو کب پائے گا پھرہ ہو



دین اور دنیا دونوں بہنیں عقل ہمیں سمجھائے ہو
 ایک نکاح میں دونوں شامل تشرع نہ پر فرمائے ہو
 کس نے آگ اور پانی دونوں ایک جگہ پر پائے ہو
 میں کی مالا جپنے والے دو جگہ کے مکھ کرتے ہو

دنیا ایک منافن شے ہے کافر کے گھر اچھی ہو
 اپنا آپ سنوا سے جیسے تیکھے نقشوں والی ہو
 ایسے لشکار تے مارے جیسے گزرے بھلی ہو
 عیسیٰ کی سل کھینچے جیسے کھال کسی راہی کی ہو

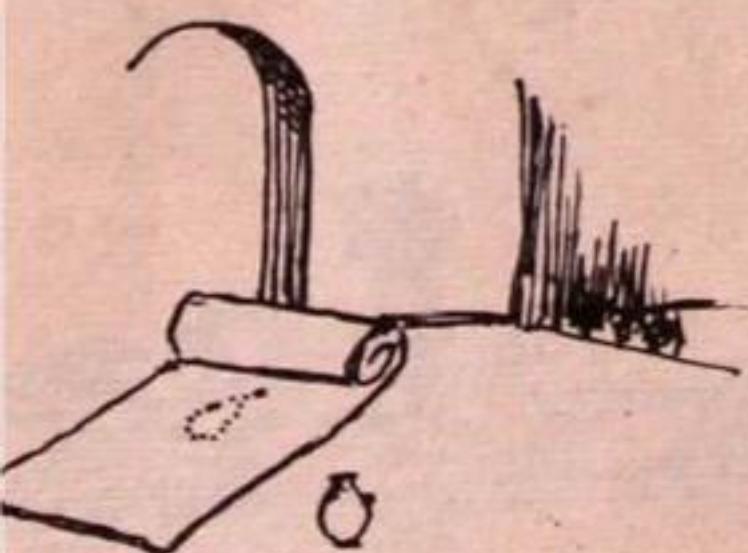
سُن پپروں کے پر کہ مجھ کو آسے تیرے درسے ہو
 تیرے جلیسا اور نہ کوئی لاکھوں میرے جیسے ہو
 کاغذ کا اک پھول سہی میں مار نہ مجھ کو دھکے ہو
 مجھ میں اتنے عیب نہ ہوں تو باہو کس کو نجاشے ہو



مرشد میرا ج ہے یعنی رحمت کا دروازہ ہو !
 ہر دم طوف کروں قبلے کا ہر دم ج ہوتا زہ ہو
 کن فیکون سنا تو میں نے پایا درمولا کا ہو !
 دامِ رہنے والا با ہو ڈھونڈوں خضر خواجہ ہو



تن ہے ایسا رفیٰ جھرہ دل کا باغ بھی میکے ہو
 کوز سے اور مصلے اس میں اور نہار دل سجد ہو
 کب عینہ قبلہ اس کے اندرِ الاَللّه بھی گونجے ہو
 کامل مرشد ہی بس با ہوسار ہماری پوچھے ہو



ہو کا جامہ پہن کے آیازات کا اسم کھائے ہو
 مومن کافروں نہ کوئی ختم ہیں سارے جگہ سے ہو
 شہرگز سے نزدیک ملے لاگر تولیں میں جھانجھے ہو
 وہ سہم میں ہم اُن میں باہر پاپ ہو سب قصہ ہو

دریاؤں میں طوفاں آئے بلبل چپ پھے کب سے ہو
 یار ہمارا نگ محل میں ہم در پر ہی سُو کھے ہو
 کونی نہ آئے اور نہ جائے بات غیلکی کیسے ہو
 نجھر سے ہو گر جانی با ہو دل کا باغ بھی مجھے ہو



ہر دم ہم طعن کھائے یہ دنیا ہے کیسی ہو
 اس کی خاطروں میں سارے شاخ مشائخ چشتی ہو
 جس جس تن میں دنیا بیھی دوسرے اس کی کشتی ہو
 اس کو گر کوئی چھوڑے باہم پھر جنت اس کی ہو

مُوتُو دالی موت ہے بہتر جس میں عشق دوامی ہو!
 ایسی موت میں دل ملے گا جس میں اسم ہے ذاتی ہو
 عین میں ہو گا عین کا طبیرا دُوری دُور رہے گی ہو
 ہو کا ذکر کرے گریا ہو سچرا آرام نہ کوئی ہو

اندر کلمے کا ہے پھرہ کلمہ عشق سکھا ٹئے ہو
 چودہ طبق یہ اس کے اندر نہ ہب اور پیر نیا ہو
 کتنے قلم بنائے لیکن حرف نہ ایک بھی لکھا ہو
 جس کلمے کو پیر پڑھائے کیسے ہو گا لمبا ہو

دل دریا خواجہ کی لہریں لاکھوں گھمن گھیرے ہوں
 دل کو گھیریں لاکھ دلیلیں فکر کی آنسش بھر کے ہوں
 اک پر دسی دل دے بلیچے بے سمجھی کے سوئے ہوں
 عشق نے جام پلا دیا باہم ہوئے سب قصے ہوں



طالبِ اسستی دنیا کے در در کھائیں دھکے ہو
 اک ہڈی پر لڑتے لڑتے ساری عمر ہی گزرے ہو
 اس دنیا کے نشے میں ٹھونڈیں لاکھویے ہو
 حق کا ذکر نہیں گرایا ہو بے مقصد میں قصے ہو



سب کی باتیں

وقت صرف میں اور وہ موجود تھے اس نے میری موجودگی میں میری
باتیں تسلیم کر لیں جب وہی باتیں میں نے بھری محفوظ میں کہیں
وہی دوست تنقید کرنے والوں میں پہلا شخص تھا

اندھے چراغ

سرورِ مجاز

کا نشری شہکار

حر فقرے جن میں داستانیں چھپیں روز مرہ پیش آئے
مات جن سے حقیقت هر وقت دست و گریبان رہتی ہے

مطبوعات - ۳۶۴ - ساگر روڈ لاہور جهانی صدر